سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2020

جمعتہ المبارک، 24۔ جنوری 2020

(یوم الجمع، 28۔ جمادی الاوّل 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: اٹھارہواں اجلاس

جلد 18 : شمارہ 2

121

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 24۔ جنوری 2020

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

1۔ مسئلہ کشمیر

ایک وزیر مسئلہ کشمیر پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

2۔ پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

3۔ امن وامان

ایک وزیر امن وامان پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

123

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا اٹھارہواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 24۔ جنوری 2020

(یوم الجمع، 28۔ جمادی الاوّل 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَالَّیۡلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَکَ رَبُّکَ وَمَا قَلٰی ﴿۳﴾
وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ﴿۴﴾ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی ﴿۵﴾
اَلَمۡ یَجِدۡکَ یَتِیۡمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَوَجَدَکَ ضَآلًّا فَہَدٰی ﴿۷﴾
وَوَجَدَکَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰی ﴿۸﴾ فَاَمَّا الۡیَتِیۡمَ فَلَا تَقۡہَرۡ ﴿۹﴾ وَاَمَّا
السَّآئِلَ فَلَا تَنۡہَرۡ ﴿۱۰﴾ وَاَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ ﴿۱۱﴾

سورۃ الضُّحیٰ آیات 1 تا 11

آفتاب کی روشنی کی قسم (1) اور رات کی تاریکی کی قسم جب وہ چھا جائے (2) اے نبیؐ تمہارے پروردگار نے نہ تو تم کو چھوڑ دیا اور نہ تم سے ناراض ہی ہوا (3) اور آخرت تمہارے لئے دُنیا سے کہیں بہتر ہے (4) اور تمہارا پروردگار عنقریب تمہیں اتنا کچھ عطا فرمائے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے (5) بھلا اُس نے تمہیں یتیم پا کر جگہ نہیں دی بے شک دی (6) اور تمہیں رستے سے ناواقف دیکھا تو سیدھا رستہ دکھایا (7) اور اُس نے تمہیں تنگ دست پایا تو غنی کر دیا (8) تو تم بھی یتیم پر ستم نہ کرنا (9) اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (10) اور اپنے پروردگار کی نعمت یعنی وحی کا بیان کرتے رہنا (11)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ تو گرا کے خوش ہوئے
مصطفیؐ اُٹھا کے خوش ہوئے
خانۂ خدا سے مصطفیؐ
سارے بُت گرا کے خوش ہوئے
ابو بکرؓ نبیؐ کے دین پر
سارا گھر لُٹا کے خوش ہوئے
پیارے مصطفیؐ حسینؓ کو
کاندھوں پر بٹھا کے خوش ہوئے
بے سہارا اور یتیم کو
وہ گلے لگا کے خوش ہوئے

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ وہ بھوک ہڑتال پر ہیں میں گزارش کروں گا کہ یہاں سے کوئی کمیٹی بھیجی جائے جس میں گورنمنٹ اور اپوزیشن کے ممبران ہوں جو ان کو منا کر لائیں اور بھوک ہڑتال ختم کرائیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! گورنمنٹ کے ممبران کی کمیٹی بھیجی جائے کیونکہ وہ آٹے کی وجہ سے ماتم کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو نہیں سنا ماتم کر رہے ہیں۔ وہ بھوک ہڑتال پر ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں رانا محمد اقبال خان کی بات سے اتفاق کروں گا۔ سید حسن مرتضیٰ ہمارے بڑے قابل احترام ممبر ہیں۔ وہ بنیادی طور پر ماتم ہم پر نہیں کر رہے بلکہ سندھ حکومت کے بحران پر ہڑتال کی ہے۔ ان کی بات صحیح ہے کہ فوری طور پر کمیٹی بنانی چاہئے جو جا کر ان کو راضی کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چودھری ظہیر الدین اور رانا محمد اقبال خان جائیں اور سید حسن مرتضیٰ کو منا کر ایوان میں لائیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں نے کل بھی سندھ حکومت کے حوالے سے جناب فیاض الحسن چوہان کی بات سنی۔

جناب سپیکر! میں قطعی طور پر یہاں کسی کی غلط بات کو صحیح نہیں کہہ رہا اور کسی کی صحیح چیز کو غلط نہیں کہہ رہا۔ یہ جو گندم کا بحران ابھی پاکستان میں آیا ہے تو یہ lack of policy کی وجہ سے ہے۔ سندھ، پنجاب، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کو ایک دوسرے پر mud flinging نہیں کرنی چاہئے اور اس طرح کے derogatory comments کئے بغیر اگر ہم یہ مان جائیں کہ یہ پالیسی فقدان ہے because we exported the wheat یہ ابھی بات کرتے ہیں کہ چینی کا بحران نہیں ہے۔ چینی کا بحران آئے گا اور وہ کیوں آئے گا کیونکہ ابھی بھی چینی export ہو رہی ہے۔ اسی وجہ سے چینی کی prices sky rocket کر رہی ہیں۔ جناب فیاض الحسن چوہان کو معلوم نہیں ہوتا اور بات اُٹھا کر سندھ پر لے جاتے ہیں۔ اس طرح مناسب نہیں ہے۔ PASCO وفاقی ادارہ ہے۔

It's patch made and if there was actual policy about how much wheat Punjab, Sindh, Balochistan and Khyber Pakhtuonkhwa must procure تو آج بحران نہ ہوتا۔ اگر ابھی بھی چینی کی export کو نہ روکا گیا تو چینی کا بحران بھی آئندہ ہفتہ دس دن میں نظر آنا شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ان کو یہی گزارش کروں گا کہ مہربانی کر کے without mud flinging without blaming one and another اگر ہم سے پالیسی میں کوئی غلطی ہوئی ہے تو ہم اس کو بہتر کر سکتے ہیں۔ We can look to into it rather than blaming one and another.

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں اس کا جواب نہیں دوں گا۔ یہ میرے لئے بڑے respectable ممبر ہیں اور بڑے پیارے انسان ہیں۔ میں یہ request کروں گا کہ آپ جو کمیٹی بھیج رہے ہیں تو اپوزیشن میں سے بھی نام دیں اور specially پیپلز پارٹی میں سے بھی کسی کو ساتھ بھیجیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! آپ چوہدری ظہیر الدین، رانا محمد اقبال خان اور سید عثمان محمود چلے جائیں لیکن سید عثمان محمود کا سوال ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں بھی انہیں منانے کے لئے چلا جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ضرور آپ بھی چلے جائیں اور انہیں منا کر لائیں۔ آپ سینئر ہیں یہ اچھا ہو جائے گا۔

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چوہدری مظہر اقبال: جناب سپیکر! بہت اہم معاملہ ہے کہ ہمارے جنوبی پنجاب اور ریگستانی علاقے میں ٹڈی دل کا بہت شدید حملہ ابھی جاری ہے۔ آج سے کچھ ماہ پہلے بھی ٹڈی دل کا شدید حملہ ہوا تھا۔ اس پر حکومت کی ابھی تک کوئی پالیسی سامنے نہیں آئی۔ اگر ٹڈی دل کے افزائش نسل کے cycle کو دیکھیں تو دو ماہ پہلے ٹڈی دل کی younger lot تھی۔ اب اس کی rebirth ہو کر دوسرا حملہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! آپ وزیر زراعت سے کہیں کہ وہ ایوان کو آگاہ کریں کہ اس حوالے سے کیا ہو رہا ہے کیونکہ سپرے کے حوالے سے بھی بہت سے comments آئے ہیں کہ وہ بھی substandard ہے وہ کام نہیں کر رہا۔ اس event میں دو جہاز بھی crash ہو چکے ہیں جو سپرے کر رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوہدری مظہر اقبال! یہ بہت اہم issue ہے۔ اس حوالے سے ایسا کرتے ہیں کہ جب منسٹر صاحب آجائیں گے تو پھر آپ اس پر تھوڑی بات کر لیجئے گا۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! فیصلہ ہوا تھا کہ آج اس issue پر بحث ہو گی۔ ہمارے معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے کل یہ پوائنٹ اٹھایا تھا اور فیصلہ ہوا تھا کہ وزیر زراعت اس پر بات کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! وہ آئیں گے تو ان سے پوچھ لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آپ اور جناب پرویز الٰہی ہمارے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ جناب پرویز الٰہی کی رولنگ ہے، اس سے پہلے رانا محمد اقبال خان کی بھی رولنگ ہے اور ان سے پہلے جناب محمد حنیف رامے اور دیگر سپیکر صاحبان کی بھی رولنگز ہیں کہ جب بھی کسی بھی محکمے کا وقفہ سوالات ہو گا تو اس کا سیکرٹری لازمی طور پر موجود ہو گا لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج سیکرٹری سکولز ایجوکیشن یہاں پر موجود نہیں ہے۔ آپ کی رولنگ ہے کہ انہیں بلایا جائے گا۔ اس طرح ممبران کا استحقاق مجروح کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پہلے تھوڑی سی تحقیقات کر لیا کریں اور پھر بات کیا کریں۔

جناب سپیکر! آج پارلیمانی سیکرٹری جنہوں نے آج جواب دینے ہیں میں نے ان سے پہلے ہی پوچھ لیا تھا کہ ہمارے منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب دونوں بیرون ملک ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اس وقت چارج سپیشل سیکرٹری کے پاس ہے اور وہ یہاں پر تشریف فرما ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات کی طرف آتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کوئی ترمیم کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جن کے پاس چارج ہے انہوں نے ہی یہاں تشریف لانا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نہیں ہیں تو آپ دیکھ لیں کہ گیارہ بج کر بیس منٹ ہو گئے ہیں ایک گھنٹے کا وقفہ سوالات ہو گا۔ آپ بحث کروالیں کم از کم سات آٹھ لوگ اپنی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ وقفہ سوالات suspend کر دیں یا مختصر کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم جیسے بات ہوئی ہے ویسے ہی کریں گے۔ ہم تھوڑا بزنس لے کر آگے چلتے ہیں اور عام بحث شروع کر لیں گے۔ ہم جلدی کر لیتے ہیں ایک دو سوال لے لیتے ہیں۔

پہلا سوال سید عثمان محمود کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1518 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

رحیم یار خان: گورنمنٹ ہائی سکول آباد پور میں ٹیچرز و دیگر سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

***1518: سید عثمان محمود:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول آباد پور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور 34 سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 700 کے قریب ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو سکول ہذا میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی کثیر تعداد میں اسامیاں خالی کیوں ہیں نیز ان اسامیوں کو حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان):

(الف) درست ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور تقریباً چالیس سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر ہے۔

(ب) سکول ہذا میں طلباء کی تعداد 608 ہے۔

(ج) سکول ہذا میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 26 ہے جن میں سے 13 پُر شدہ اور 13 خالی ہیں۔ سکول ہذا میں کثیر تعداد میں اسامیوں کے خالی ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں:

- سکول ہذا میں ٹیچرز و دیگر سٹاف کی پہلے سے خالی اسامیوں کی تعداد پانچ ہے۔
- سکول ہذا سے اپنی مدت ملازمت پوری کر کے ریٹائرڈ ہونے والے اساتذہ کی تعداد پانچ ہے۔
- مذکورہ سکول میں ایک استاد دوران ملازمت وفات پا گئے۔
- دسمبر 2018 میں مذکورہ سکول سے پانچ اساتذہ کے تبادلہ جات ہوئے۔

آئندہ بھرتی، rationalization اور مجاز اتھارٹی کی تبادلہ جات سے پابندی اُٹھانے پر مذکورہ سکول میں ترجیحی بنیادوں پر ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ کی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور 34 سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے؟ مجھے اس کا جواب یہ دیا گیا کہ درست ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول آبادپور ضلع رحیم یار خان کلسٹر سنٹر ہے اور تقریباً چالیس سرکاری و غیر سرکاری سکولوں کا امتحانی سنٹر بھی ہے۔ آگے جا کر یہ بتایا گیا ہے کہ آبادپور کے اس کلسٹر سنٹر میں ٹیچرز اور دیگر سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 26 ہے جن میں سے عرصہ دراز سے 13 اسامیاں خالی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے چند اجلاس پہلے یہاں پر جناب مراد راس موجود تھے جن سے میں نے اپنے محروم حلقے کے حوالے سے پوچھا کہ پچھلے دس سالوں میں میرے اس حلقے کے کتنے سکول اپ گریڈ کئے گئے تب مجھے جواب یہ ملا کہ پچھلے دس سالوں میں میرے حلقے

کا کوئی سکول اپ گریڈ نہیں کیا گیا۔ ہمارے حلقے کے سکول اپ گریڈ ہوتے ہیں اور نہ ہی خالی اسامیاں پُر ہوتی ہیں just because we have been in opposition for the past ten years.

جناب سپیکر! پچھلے دس سال سے اور موجودہ حکومت کے tenure سے جتنا ignore ہمارا خطہ اور علاقہ ہو سکتا تھا وہ ہوتا آیا ہے۔ کیا اب ہم ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے یہ امید رکھیں کہ ہمارے ساتھ مسلسل دس سال اور اب بھی جو سوتیلی اولاد والا سلوک ہوا ہے کیا یہ continue ہو گا یا اس میں کسی قسم کی تبدیلی کا امکان ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! سید عثمان محمود کا سوال مجھے یہ سمجھ آیا ہے کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں گی یا نہیں اور یہاں سے جو لوگ ٹرانسفر کروا کر گئے ہیں وہ کیوں گئے ہیں؟

جناب سپیکر! جس سکول کی انہوں نے بات کی ہے اس میں ٹوٹل 26 اسامیاں ہیں جن میں سے 13 اسامیاں پُر ہیں اور 13 خالی ہیں۔ اسامیاں خالی ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کچھ ٹیچرز ٹرانسفر کروا کر چلے گئے ہیں، ایک ٹیچر فوت ہو گیا ہے اور باقی ساری تفصیلات اس میں لکھی ہوئی ہیں۔ ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ ای ٹرانسفر کے تحت اگر کوئی اِدھر آنا چاہے گا تو وہ online apply کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹیچرز کی کمی کا مسئلہ صرف اِن کے ضلع میں نہیں بلکہ ہم پورے پنجاب میں face کر رہے ہیں اور تقریباً 68 ہزار کے قریب اسامیاں خالی ہیں۔ ابھی academic year ختم ہوتا ہے تو اس کے بعد ہم پہلے rationalization کریں گے پھر ہم کوشش کریں گے کہ خالی اسامیاں پُر کی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید عثمان محمود!

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! عرض یہ ہے کہ پہلے یہ rationalization کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ انہوں نے آپ کو detail سے بتا دیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! انہوں نے detail بتائی ہے کہ پانچ اساتذہ چلے گئے، دو ریٹائرڈ ہو گئے، ایک فوت ہو گئے اور پانچ نے تبادلہ کرا لیا ہے۔

جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ یہ ساری تفصیل موجود ہے لیکن میری گزارش پھر وہی ہے just because we have been in opposition جہاں تک تعلیم، صحت، سینی ٹیشن اور روڈ نیٹ ورک کا تعلق ہے تو میں اس august House کے floor پر گزارش کرنا چاہوں گا کہ kindly اس کو take up کریں these four things atleast should be across the board اور ان میں impartiality ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید عثمان محمود! آپ lucky ہیں کہ آپ کے علاقہ میں ماشاء اللہ ایک ہسپتال بھی بننے لگا ہے۔ آپ اپوزیشن میں رہ کر ہسپتال لے رہے ہیں لیکن ہمیں تو ملا ہی نہیں۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! ابھی تک تو اس کی اینٹ نہیں رکھی گئی اور جب رکھیں گے تب انشاء اللہ ہم اس floor پر آپ کی حکومت کی تعریف کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فنڈز منظور ہو گئے ہیں اور سب کچھ ہو گیا ہے۔

سید عثمان محمود: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ kindly آپ کی سرکار کی طرف سے اس قسم کی پالیسی بنائی جائے جس میں تعلیم، صحت، سینی ٹیشن اور روڈ نیٹ ورک کا نظام across the board impartial طریقے سے ہو کیونکہ اس ملک کا tax payer اپوزیشن کے حلقے کا بھی اتنا ہی ہے جتنا حکومتی حلقے کا ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری نے کہا ہے کہ پانچ اساتذہ کے تبادلے کر دیئے گئے۔ مجھے بتایا جائے کہ وہ کس طرح تبادلے ہو گئے جبکہ چھ سات سو students وہاں پر موجود ہیں؟ اُن کے ٹرانسفر کیسے کر سکتے ہیں جبکہ classes جاری ہیں اور امتحان ہونے والے ہیں لہٰذا اس پر یہ اپنی پالیسی واضح کریں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سکولز ایجوکیشن (جناب ساجد احمد خان): جناب سپیکر! یہ سب ای۔ ٹرانسفر سسٹم کے تحت ٹرانسفر کئے گئے ہیں اور ان کی willingness پر ہی ہم نے ٹرانسفر کیا ہے۔ سکول کی enrollment اور Student Teacher Ratio دیکھنے کے بعد ہی ٹرانسفر کیا جاتا ہے۔ آگے جن سکولوں میں انہوں نے جانا تھا شاید ان ٹیچرز کی وہاں پر زیادہ ضرورت تھی اس وجہ سے ان کو ٹرانسفر کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! آپ کا یہ سسٹم بالکل اس قابل نہیں ہے یعنی اس میں اتنی capacity نہیں ہے کہ وہ یہ دیکھ سکے کہ کہاں پر اساتذہ کی ضرورت ہے اور کہاں پر نہیں ہے؟ ایک اہم ہائی سکول جو علاقے کا cluster head ہے وہاں سے ٹرانسفر کی explanation بالکل justified نہیں ہے جو پارلیمانی سیکرٹری نے دی ہے۔ آپ اس پر وزیر موصوف کو direction دیں کہ وہ خود explain کریں کہ ٹرانسفر پالیسی کیا ہے کیونکہ بچوں نے میٹرک کے exam دینے ہیں اور اُن کا نقصان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ اس پر fresh question جمع کروا دیں تو پھر پوری پالیسی کی تفصیل لے لیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ کوئی explanation نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ fresh question کریں تب پوری تفصیل آ جائے گی۔ اگلا سوال نمبر 1521 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے اور باقی سوالات pending کر دیتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آگے میرا سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، باقی سوالات کے جوابات کو table کر دیتے ہیں اور دوسرے بزنس پر آتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اتنے اہم سوالات ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سوالات table کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری صاحب! ایڈوائزری کمیٹی میں یہ طے ہوا تھا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوالات take up کریں یا پھر pending کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سوالات آگے take up کرتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر1216 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔

(اس مرحلہ پر پاکستان پیپلز پارٹی کے ممبران ایوان میں تشریف لائے)

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال pending کر دیں کیونکہ میں ابھی ہاؤس میں آئی ہوں اور سوال ابھی دیکھا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس سوال کو pending کیا جاتا ہے اور اگلے تمام سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف کی پروموشن سے متعلقہ تفصیلات

*1521: **جناب ممتاز علی:** کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف EST, PST, SESE, ESE کی ان سروس پروموشن عرصہ دراز سے تاخیر کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانون کے مطابق نئی بھرتیوں سے پہلے 50 فیصد ان سروس پروموشن کی جاتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ضلع میں متذکرہ بالا ٹیچنگ سٹاف کی ان سروس پروموشن کافی عرصہ سے نہیں کی جارہی اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) اگر جز(ب) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت نئی بھرتی سے پہلے ان سروس 50 فیصد کوٹا پر پروموشن پر عملدرآمد یقینی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سی ای او (ڈی ای اے) رحیم یار خان کی رپورٹ کے مطابق ضلع رحیم یار خان میں نان گزٹیڈ ٹیچنگ سٹاف PST to EST اور EST to SST کی ان سروس پروموشن وقتاً فوقتاً کی جاچکی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	PST to EST	EST to SST
2013	Nil	56
2015	137	04
2017	Nil	18
2019(زیر تکمیل)	415	132

- مزید برآں زیر تکمیل 415 پی ایس ٹی سے ای ایس ٹی اور 132 ای ایس ٹی سے ایس ایس ٹی کی ان سروس پروموشن کیسز کے ریکارڈ کی چھان بین کا عمل مکمل ہو چکا ہے۔ ان کی ان سروس پروموشن 15.05.2019 تک کر دی جائے گی چونکہ SESE اور ESE کی بھرتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے لہٰذا جب تک یہ ریگولر نہ ہوں گے ان کی ان سروس پروموشن نہیں کی جاسکتی۔

(ب) درست ہے۔ قانون کے مطابق نئی بھرتیوں سے پہلے 50 فیصد ان سروس پروموشن کوٹا کے تحت ٹیچرز کی پروموشن کی جاتی ہے۔

(ج) سال وار پروموشن کی تفصیل جُز (الف) کے جواب میں دی گئی ہے۔

(د) اساتذہ کی ترقی ایک جاری عمل ہے۔ ضلع رحیم یار خان میں اساتذہ کے کوٹا کے مطابق بحساب 50 فیصد ان سروس پروموشن 30.06.2019 تک نئی بھرتی ہونے سے قبل کر دی جائے گی۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! آپ کے حکم کے مطابق کمیٹی بھی گئی اور میں بذات خود voluntarily گیا ہوں۔ ہم شاہ صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس انداز میں انہوں نے کل کا دن اور رات بھی گزاری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے شاہ صاحب کمزور لگ رہے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! ہم سب شاہ صاحب کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہماری بات مان لی ہے اور اب جو بات یہ کرنا چاہ رہے ہیں وہ ہمیں سننی چاہئے اور اُس پر عملدرآمد بھی کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل ٹھیک ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! بڑی مہربانی۔ میں پنجابی وچ عرض کراں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اُردو میں بات کر لیں کیونکہ ہمیشہ پنجابی میں بولتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اُردو بولنی ای نئیں آندی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سرائیکی میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سرائیکی وچ کر گھن ساں۔ اساں تے ڈھیر کوشش کیتی اے کہ سرائیکی اگے آون، ترقیاں کرن، اوہناں دی سرائیکی سارے صوبے وچ بولی جاوے لیکن اوہ آپ ای پچھے پچھے ہو رہے نیں تے اسیں کی کریئے۔ میں توقع نئیں ساں کردا کہ جناب فیاض الحسن چوہان کوئی چنگا کم وی کرن گے پر اوہناں نے بڑی مہربانی کیتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلو، تسیں اوہناں دا شکریہ تے ادا کر دیوو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں اوہناں دا شکریہ ادا کرنا آں کہ اوہ اِک بھرا دی حیثیت نال آئے نیں۔ رانا صاحب ساڈے بزرگ کمیٹی وچ وی نئیں سن تے فیر وی آئے نیں۔ چودھری ظہیر الدین وڈے بھائی تے بزرگ نیں، اینہاں ساریاں دا حکم سی تے اسیں حاضر ہوئے آں تے اپنا protest وی ختم کیتا اے۔ میں کل وی عرض کیتی سی کہ اوہ protest وی اے تے اپنے پنجاب

دے اوہناں لوکاں نال اظہارِ یکجہتی وی اے جیہڑے لوکاں کول دو ویلے دا کھانا ای نئیں۔ ایہدے وچ کوئی دو رائے نئیں کہ قلت وی اے، mismanagement اے، نالائقی اے یا نااہلی اے پر جو وی اے میری کل وی گزارش سی کہ ایس issue تے اِک پارلیمانی کمیٹی بنا دتی جاوے۔ اسیں اکثریت وچ کاشتکار لوک آں تے سانوں پتا اے کہ اکتوبر دے مہینے وچ جدوں گندم export ہو رئی سی تے جنوری تے فروری وچ اسیں import کر دے پے آں تے ایہہ کینوں فائدہ پہنچان لئی کیتا اے؟ تسیں ذرا دو منٹ میرے وَل توجہ دے لوو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! سانوں ایندے تے کم از کم پارلیمانی کمیٹی یا کمیشن بنانا چائی دا اے جیہدے وچ اپوزیشن وی ہووے اور حکومت وی ہووے تے اسیں اونہاں ذمہ داران نوں ذمہ داران تے ٹھہرا دیئے۔

(اس مرحلہ پر پریس گیلری سے میڈیا کے نمائندے اُٹھ کر باہر جانے لگے)

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پہلے سید حسن مرتضیٰ کو بات مکمل کر لینے دیں پھر آپ respond کریں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میڈیا بائیکاٹ کر کے گیلری سے اُٹھ کر جا رہا ہے تو جناب فیاض الحسن چوہان اور ان کے ساتھ کسی بھی وزیر کی ڈیوٹی لگائیں تاکہ انہیں منا کر لایا جائے ورنہ شاہ جی کی تقریر بے کار جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اصل میں کل طے ہوا تھا کہ جناب محمد بشارت راجہ کی قیادت میں میری اور رانا محمد اقبال خان اور چودھری ظہیر الدین پر مشتمل کمیٹی بنائی تھی لیکن ہوا یہ کہ کچھ آپس میں communication نہیں ہو سکی۔ پریس کلب کے صدر ارشد انصاری سے میں نے 9:30 بجے رابطہ کیا کہ آپ نے میٹنگ کے لئے آنا تھا تو وہ اپنی کچھ مصروفیت کی وجہ سے نہیں آ سکے جبکہ میں نے مسلسل چار پانچ دفعہ انہیں فون کیا اور ہم سارے

دوست ان کے انتظار میں دو گھنٹے تک بیٹھے رہے۔ پھر اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا تو ابھی ہم اس کے بعد جا کر بات کریں گے اور اسمبلی اجلاس کے بعد جناب محمد بشارت راجا کی قیادت میں ان چیزوں کو sort-out کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کے بعد۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ ابھی گفتگو مکمل کر لیں تو میں اس کے حوالے سے کچھ گزارشات پیش کرنا چاہوں گا لیکن پہلے سید حسن مرتضیٰ اپنی بات مکمل کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پہلے جناب فیاض الحسن چوہان گل کر لیون کیونکہ مینوں کل وی اینہاں بوبرال تے پتا نئیں کہڑے کہڑے ناواں نال یاد کردے رہے لیکن میں بوبرال نوں وی انسان سمجھناواں۔ شکر اے اینہاں نے کدائیں اپنے نال نئیں رلا لیا۔

(قہقہے و نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! گزارش اک اینی اے کہ کمیشن بنا دیو جیہڑا اسراس دی تحقیقات کر سکے۔ میں قطعاً اس ہاؤس دا نہ ماحول خراب کرنا چاہنا، میں چاہنا آں کہ اس ہاؤس دی supremacy رہوے، اس ہاؤس دا احترام رہوے۔ جیہڑے لوگ سانوں سن رہے نیں اوہ ویکھ رہے نیں کہ اسی کر کی رہے آں۔

جناب سپیکر! جس issue نوں اسیں ای نئیں سمجھ رہے تے اے کڈی وڈی زیادتی اے اونہاں نال۔ سانوں چاہیدا اے کہ اسیں اس issue نوں تسلیم کریے کہ issue ہے۔ چاہے اِہ جس طرح وی پیدا ہو گیا اے لیہنوں اسیں issue تسلیم کریے۔ اسیں لوکاں نوں اونہاں دے حقوق دین والا ادارہ آں سر! اسیں کھون ولا ادارہ نئیں آں۔

جناب سپیکر! میں کل ایتھے جیہڑے فنڈز دی discrimination اے اوندی گل کیتی سی کہ ساڈا برابر حق اے۔ اسیں کوئی بھیک نئیں منگ دے۔ ساڈا برابر حق اے کہ ساڈے حلقیاں دے وچ وی ڈویلپمنٹ دے کم ہونے چاہیدے نیں۔ اوتھے پین والے پانی دی قلت

اے۔ اوتھے سیوریج دیproblem اے، اوتھے سڑکاں ٹُٹیاں ہوئیاں نیں، اوتھے علاج کوئی نئیں، اوتھے طبقاتی نظام تعلیم اے۔

جناب سپیکر! اس حکومت دا نعرہ سی کہ طبقاتی نظام تعلیم دا خاتمہ ہووے گا۔ اج ساڈے کول طبقاتی نظام تعلیم دا جن اس طرح بوتل وچوں باہر آیا ہے کہ اج امیر آدمی کول وی گنجائش نئیں رہ گئی کہ او بچہ پڑھا سکے۔ سر! سانوں ایندے تے غور کرنا چاہیدا اے۔

جناب سپیکر! اک مسئلہ اے کہ ساڈے کجھ دوست نیں جنہاں کول کھلو کے بولیا نئیں جاندا تے بہہ کے چُپ نئیں رہیا جاندا۔ جیہنے بولنا اے کھلو کے بول لوے میں تے بہہ جاناں آں۔ میری اینی گزارش اے ایندے تے ذرا نظر ثانی کر لو ہور کوئی نئیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! شکریہ۔ سب توں پہلے تے میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ دا شکریہ ادا کراں گا۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اینہاں نے پنجابی وچ گل کرن دی اجازت نئیں لی تے گل پنجابی وی شروع کر دتی اے ایس واسطے پہلے اے پنجابی بولن دی اجازت لین۔ (قہقہہ)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! تہاڈی اجازت ہووے تے میں پنجابی وچ گل کر لاں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سب توں پہلے تے میں اپنے بھائی سید حسن مرتضیٰ دا شکریہ ادا کراں گا کہ وہ اپنی بُھک ہڑتال ختم کر کے واپس ایوان وچ آئے۔ ساڈا اخلاقی وی فرض سی تے روایتی وی فرض سی کہ ساڈا معزز ممبر بھائی ہے جنہوں اسیں جا کے منائیے۔ جیتھے تیکر اینہاں نے آٹے دے بحران دی گل کیتی تے میں کل وی گل کیتی تے میرے بھائی سید عثمان محمود نے وی اوہدے اتے تھوڑا جیاcriticism کیتا۔ ایہدے وچ کوئی شک نئیں

اے میں نہ تے کوئی الزام لایا اے نہ میں کوئی ہوائی گل کیتی اے۔ ایہہ حقیقت اے اور اس حقیقت نوں مراد علی شاہ نے اج توں چار پنج دن پہلے اخبارات وچ بیانات دے کے accept کیتا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"اس کا ذکر کہاں سے آگیا" کی آوازیں)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ایہناں نوں آکھو ہن وچ نئیں آنا اور آرام نال بیٹھ کے میری گل وی سنوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ان کو بات کر لینے دیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): بیٹھ جاؤ آرام نال۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ آپ کی بات کو respond کر رہے ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مراد علی شاہ دا اج تو پنج چھ دن پہلے تمام اخباراں وچ بیان آیا کہ چار لکھ ٹن گندم سانوں allocate ہوئی پاسکو دی طرفوں لیکن اسیں نئیں لے سکے تے اسیں اِک لکھ ٹن لتی تے تن لکھ ٹن گندم لین دی فرصت کیوں نئیں ملی؟ اوہ جناب عبدالغنی مجید دی چالاکیاں، منی لانڈرنگ، ٹی ٹیز تے اونہاں نوں تحفظ دین وچ ایہناں دا ٹائم صرف ہو رہیا سی۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اس توں علاوہ جناب بلاول زرداری، جناب آصف علی زرداری، جناب شرجیل میمن دے cases deal کر دے ہوئے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"No, No" اور اس کا گندم بحران سے کوئی تعلق نہیں" کی آوازیں)

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! ہن سنو ناں۔ تہاڈے کول سنن نئیں ہو رہیا۔ اونہاں دے cases deal کرن تے تُسی busy سو۔ ہن میری گل سنن دا حوصلہ کرو۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان! General Discussion پر آجائیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں چیزاں rollback کر رہیاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نئیں، آپ wind up کریں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جیہڑی گل میں کل کیتی اے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، جناب فیاض الحسن چوہان! تشریف رکھیں اور اب ہم General Discussion پر آتے ہیں۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! مینوں اپنی گل مکمل کرن دیو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جلدی سے complete کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے کھڑے ہو کر [****] جبکہ جناب محمد ارشد ملک کی جانب سے [****] کی آوازیں)

معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ (شور و غل)

جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے دوستاں نوں ایس ویلے حریم یاد آ رہی ہے تے "دلشاد بیگم" یاد نئیں جنوں میاں محمد نواز شریف فون کر دے سی تے گانے سنیا کر دے سی۔ اوہ دلشاد بیگم وی یاد کرو تے طاہرہ سید وی یاد کرو۔ اوہ دلشاد بیگم جس نوں تہاڈا وزیر اعظم گانے سنایا کر دا سی دے فون اُتے کشمیر دی پالیسی change کر دیندا سی۔ اوہ دلشاد بیگم یاد کرو۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 149 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"حریم زادہ ہائے ہائے" اور "سیتا وائٹ کو حق دو" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! دلشاد بیگم یاد آئی، طاہرہ سید یاد آئی جے نئیں یاد آئی تے میں یاد کرا دینا۔(شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیاض الحسن چوہان! تشریف رکھیں۔اب ہم سرکاری بزنس شروع کرتے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کل جب اپوزیشن لیڈر نے یہاں پر گفتگو کی تو اس وقت انتہائی خاموشی کے ساتھ اور توجہ کے ساتھ ان کی گفتگو سنی گئی۔ان کی گفتگو کا ایک ایک لفظ سب نے ایک اچھی روایت کو قائم کرتے ہوئے سنا اور ایک اچھی روایت نے جنم لیا۔انہوں نے یہاں پر بہت ہی اچھی گفتگو کی ہم سب نے بڑی توجہ اور تسلی کے ساتھ ان کی ایک ایک بات سنی۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سید حسن مرتضٰی نے گفتگو کی جو کہ بڑی توجہ اور اطمینان کے ساتھ سنی گئی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ہمیں اس پیغام کو لے کر آگے چلنا ہے اور ان روایات کو لے کر آگے چلنا ہے۔اگر اس طرف سے کوئی بات ہو رہی ہے تو انہیں بھی تھوڑا تسلی کے ساتھ سُننا چاہئے۔اگر وہاں سے بھی کوئی سخت بات ہو رہی ہے تو۔۔۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! شکریہ۔آپ کے حکم کے مطابق کمیٹی بھیجی تھی اور سابق سپیکر رانا محمد اقبال خان بھی تشریف لے گئے اور بڑی مشکل سے ہم نے سید حسن مرتضٰی کو منایا اور اس ہاؤس کے اندر لائے ہیں۔ان کا ایک ہی پوائنٹ ہے، اس وقت جناب محمد بشارت راجہ اور چودھری

ظہیر الدین بیٹھے ہیں تو ہمیں حکومت کی طرف سے مجھے تھوڑی سی assurance تو چاہئے کہ میری جو تکلیف ہے جس کے لئے میں نے بھوک ہڑتال کی تھی تو حکومتی بنچز کی طرف سے وزیر قانون جناب محمد بشارت راجہ یا وزیر پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین assurance دے دیں تو اس بات کو ختم کرائیں اور اس ماحول کو خراب نہ کریں کیونکہ اتنے important subject مہنگائی اور لاء اینڈ آرڈر پر بات ہو رہی ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل میں چودھری محمد اقبال اور قابل احترام منسٹر جناب فیاض الحسن چوہان کے ساتھ باہر گیا تھا۔ سید حسن مرتضیٰ کی بھوک ہڑتال سیاست کی روایت کے مطابق ہی تھی اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے کوئی غلط کام کیا ہے۔ بہر حال سید حسن مرتضیٰ نے ہماری request کو مانا ہے اور یہاں تشریف لائے ہیں میں ان کا بہت مشکور ہوں۔ انہوں نے اپنی بڑائی کا ثبوت دیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں پر جو معاملہ اُٹھایا ہے اس کو resolve کرنے کے لئے اجلاس کے بعد ہم ایک میٹنگ کرتے ہیں چونکہ یہ سیشن ابھی چل رہا ہے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ اس کی یہاں پر ہی assurance دیں گے۔

جناب سپیکر! میں اور جناب محمد بشارت راجہ ان کے ساتھ بیٹھ کر بات کرتے ہیں یہ تقریباً 95 فیصد باتیں ٹھیک ہی کرتے ہیں اس لئے ہم ان کی بات سنیں گے۔

جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کے احکامات جو ہماری بہتری کے لئے ہیں کی تعمیل ہو گی اور ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہاں پر اس کی assurance بھی دیں گے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ جناب اپوزیشن لیڈر نے فرمایا تھا کہ ہماری بات سنی جائے پھر میرے ممبران بھی سنیں گے۔ یہ ممبران اِن کی موجودگی میں تو بات مانتے ہیں لیکن میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ بہترین followers وہ ہوتے ہیں جو اپنے قائد کی عدم موجودگی میں بھی بات مانیں۔ یہاں سے جو بات کی جارہی ہو اگر وہ اچھی نہ لگے تو اس کا جواب دے

دیا جائے لیکن اسے سنا ضرور جائے کیونکہ نہ سننے سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ یہ میری ان سے request ہے اگر یہ مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ اچھے لوگ ہیں، بڑے لوگ ہیں، political لوگ ہیں اور قوم ہم سب کی طرف دیکھ رہی ہے۔ ہم آپ کی تجاویز اور تجربات سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں۔ بہت بہت شکریہ

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ندیم کامران!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ میں بات مکمل کروں گا۔ پہلے تو یہ خوش آئند بات ہے کہ ہمارے بھائی تشریف لے آئے ہیں۔ گورنمنٹ اور اپوزیشن کی طرف سے ایک وفد گیا اور یہاں assurance بھی دے دی گئی ہے۔ یقیناً یہ ایک اچھا ماحول ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک طرف سے بات ہوتی ہے تو دوسری طرف سے بھی بات ہوتی ہے اور اگر وہ بات کڑوی ہو تو اس سے ماحول خراب ہو جاتا ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان ہمارے چھوٹے بھائی ہیں ان کو یہ سمجھنا چاہئے کہ یہ ایک منسٹر بھی ہیں۔ یہ ذمہ دار آدمی ہیں اور پارٹی کے ایک سینئر ممبر بھی ہیں۔ یہ کوشش کرکے اپنے الفاظ کا چناؤ ذرا بہتر رکھا کریں اور اگر کوئی بات pinch بھی ہو رہی ہو تو اس کو برداشت کیا کریں۔ ہم بھی یہاں منسٹر رہے ہیں لیکن ہم برداشت کرتے تھے۔ اگر یہ بار بار ایسا ہی کریں گے تو پھر اس سے ماحول خراب ہو گا۔

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! اس وقت پوری کی پوری کارروائی ریکارڈ ہو رہی ہے۔ مجھے on oath بات کرنے کی ضرورت ہے نہ کوئی قسم دینے کی ضرورت ہے۔ اگر میری پوری discussion میں کوئی ایک لفظ بھی غیر پارلیمانی ہو گا تو میں پورے ایوان سے معافی مانگوں گا۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے اپوزیشن کے دوستوں کو تنقید ہضم نہیں ہوتی۔ فیاض الحسن چوہان کا چہرہ دیکھتے ہی۔۔۔ (شور و غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ان کو بھی بات کرنے دیں بعد میں یہاں سےrespond کر دینا۔ جی، جناب محمد فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز / اطلاعات (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ ہمیں درس دیتے ہیں، میں نے پہلے دن سے ہی یہ اصول رکھا ہوا ہے کہ میں اسمبلی میںon the floor of the House کوئی تلخ بات اُس وقت تک نہیں کروں گا جب تک اپوزیشن کی طرف سے کوئی تلخ بات نہ ہو۔ یہ میرا اصول ہے اور میں زیادہ بولتا بھی نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! ان کی مثال "دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فصیحت" اور "جیب میں نہ ہے دھیلا اور دیکھنے چلے ہیں میلا" والی ہے۔ یہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ جناب ہم یہ کریں اور ہم وہ کریں۔ یہ اپنا گریبان جھانکیں ہر چیز ریکارڈ پر ہے۔ ابھی یہاں پر جناب محمد ارشد ملک جن کی میں بڑیrespect کرتا تھا لیکن آج وہrespect جھاگ کی طرح بیٹھ گئی ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے یہاں کھڑے ہو کر جو فقرہ ادا کیا ہے وہ ان کو ابھی سنائیں، پورے ایوان کو سنائیں اور صحافیوں کو بھی سنائیں۔ جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے یہ ان کی تربیت کی ہے، میاں محمد شہباز شریف نے ان کی یہ تربیت کی ہے، (ن) لیگ نے ان کی یہ تربیت کی ہے؟ ہم نے آج تک کسی کو گالی نہیں نکالی۔On the floor of the House جناب فیاض الحسن چوہان کبھی گالی نہیں نکالے گا، نہ اس سے پہلے کبھی گالی نکالی ہے۔ یہ یہاں کھڑے ہو کر جو الفاظ ادا کرتے ہیں یہ اپنے گریبان میں جھانکیں۔ آپ سے تنقید برداشت نہیں ہوتی، آپ کے جو اپنے کرتوت ہیں ان کو اگر آپ کے سامنے کھول کر رکھے جائیں تو وہ آپ کو ہضم نہیں ہوتے۔ جناب محمد ارشد ملک! آپ ہمیں نصیحت کر رہے ہیں آپ کو نصیحت کرنے سے پہلے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے فرد پر نظر ڈالنی چاہئے۔ وہ جناب محمد ارشد ملک بیٹھے ہوئے ہیں اور میں ابھی بھی ان کو صاحب کہہ کر مخاطب کر رہا ہوں کیونکہ میری خاندانی تربیت ایسی ہے کہ اگر اُس نے مجھے گالی نکالی ہے تو میں پھر بھی اس کو صاحب کہوں گا۔ میں میاں محمد نواز شریف کا پیروکار نہیں ہوں، میں میاں محمد شہباز شریف کا پیروکار نہیں ہوں۔

جناب سپیکر! میں عمران خان کو لیڈر مانتا ہوں اور یہ ان کی تربیت ہے کہ on the floor of the House کسی کو گالی نہیں نکالنی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ on the floor of the House جب کوئی ممبر بھی کھڑا ہو گا کجا یہ کہ وہ منسٹر ہو، جو ممبر بھی کھڑا ہو گا اس کا پورا right ہے کہ وہ اپنی بات مکمل کرے۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہم چیخ کر، چلا کر اور اچھل کود کر کے اس ممبر کی بات کو رد کروا دیں گے تو یہ آپ کی غلط فہمی ہے۔ یہاں بات پوری ہو گی اور ہم پوری کریں گے۔

جناب سپیکر! گندم کا بحران 2008 کے اندر لوگوں نے دیکھا ہے، گندم کا بحران 1998 کے اندر لوگوں نے دیکھا ہے۔ وہ بحران جس وقت آٹا ساشے کے اندر بھی نہیں ملتا تھا، وہ بحران جس کے ذریعے میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے اپنے investors کو کھربوں ڈالر سے facilitate کیا۔ وہ بحران تھا آج کوئی بحران نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ آٹا آٹا کرتے ہیں اگر ہم محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرح دو ٹرک آٹے کے ان کے پاس بھی بھجوا دیں گے تو پھر یہ چیخیں گے۔ پھر یہ کہیں گے کہ جناب ہمارے گھر کیوں ٹرک بھیج دیا ہے؟ اس وقت کسی قسم کا کوئی بحران نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات کہہ کر اجازت چاہوں گا۔ میں پوری اپوزیشن سے یہ کہوں گا کہ اپنا گریبان جھانکیں۔ اپنے الفاظ، اپنے کلمات اور اپنے gesture کو دیکھیں۔ (شور وغل)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں رانا مشہود احمد خان بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا نام لیا گیا ہے، اس نے مجھ پر کیوں اعتراض کیا ہے؟ اس کی اپنی تربیت غلط ہے، یہ بدتمیزی کرتا ہے، یہ حریم زادہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں یہ غلط ہے۔ This is wrong آپ تشریف رکھیں۔ جی، رانا مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجہ یہاں پر وزیر قانون ہیں اور ان کا ماشاء اللہ بہت experience ہے۔ یہاں پر بہت سینئر لوگ بیٹھے ہیں رانا محمد اقبال خان جو سپیکر بھی رہے ہیں اور وہ بہت عزت کی جگہ پر ہیں۔ چودھری ظہیر الدین بھی بڑے سینئر ہیں میں اب یہاں پر کن کن کا نام لوں۔ ہاؤس کو چلانا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور سپیکر کی چیئر کو facilitate کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اپوزیشن کا کام مثبت تنقید کرنا ہے، اپوزیشن کا کام گورنمنٹ کی خامیوں اور خرابیوں کی نشاندہی کرنا ہے۔ یہ آپ کے ساتھ بہت بُرا کر رہے ہیں۔ جو کچھ یہاں پر جناب فیاض الحسن چوہان کرتے ہیں، باقی یہاں پر جتنے بھی معزز ممبران بولتے ہیں ان سے ہمیں کوئی issue نہیں ہوتا ہم ان کی بات سنتے ہیں۔ اب یہ مسئلہ تھا کیا؟ یہ دیکھیں سید حسن مرتضیٰ پھر باہر چلے گئے ہیں ان کو آپ لے کر آئیں۔ ہم ہمیشہ اس ایوان میں دیکھتے رہے ہیں، میں بھی جب اس کرسی پر بیٹھتا تھا تو ممبران کو منانے کے لئے جب وزراء کو بھیجتے تھے تو وہ یہاں آکر پہلے شکریہ ادا کرتے تھے اور چودھری ظہیر الدین اس بات کے گواہ ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو کہنا یہ چاہتا ہوں کہ اس ایوان کے کچھ اصول ہیں، اس ایوان کی کچھ traditions ہیں خدارا ان traditions کو پامال نہ کریں۔ اس اسمبلی کو اچھے طریقے سے چلانے کا کریڈٹ آپ کو جائے گا۔ یہ اس طرح کی حرکتیں کرکے آپ کو discredit کر رہے ہیں۔ جب ایوان کی طرف سے اس طرح کا message جاتا ہے تو وہ positive نہیں جاتا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش یہ ہے کہ جس طرح کی حرکتیں یہاں پر ہو رہی ہیں، یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے گریبان میں جھانکیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ یہ کیا کچھ کرتے رہے ہیں۔ یہ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ ان کے گریبان میں کیا کیا ہے۔ آج اس حکومت پر جو سکینڈل ہیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ بعد میں بات کر لیں میں انتہائی اہم بات کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات طے ہوئی تھی کہ ہم نے وقفہ سوالات کو short کر کے بحث کے جو ایشوز ہیں اُن پر بات کرنی ہے اگر انہوں نے out of turn اسی طرح گفتگو کرنی ہے تو ہم باہر چلے جاتے ہیں یہ اپنا کورم پورا کریں اور سارا دن تقریریں کرتے رہیں۔ آپ نے تقریریں کرنی ہیں آپ تقریر کریں آپ کس بات پر point of order پر بات کر رہے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ بھاگ رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کس بات پر بھاگ رہے ہیں آپ کو جواب مل رہا تھا آپ اپنا جواب سنیں آپ کس بات پر لیکچر دے رہے ہیں؟

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! یہ ہاؤس کو چلانا نہیں چاہتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ہم ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Rana Mahsood Ahmed Khan! No more, thank you very much please

آپ تشریف رکھیں۔ General Discussion پر بات کریں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کے بعد بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں وقفہ سوالات نہیں ہے اب ہم تحاریک التوائے کار پر آتے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک چھوٹی سی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے قابل احترام ساتھی جناب محمد ارشد ملک جوش میں کہہ گئے تھے جو انہوں نے نازیبا الفاظ کہے ہیں اُس گالی کو کارروائی سے حذف کر دیا جائے کیونکہ یہ ہمارے معزز ممبر ہیں ان کے ریکارڈ پر یہ نہیں رہنی چاہئے یہ میری درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اُن کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے لیتے ہیں۔ ایک تحریک التوائے کار نمبر 4/2020 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے اُس کے بعد ہم debate پر آجاتے ہیں۔ جی، محترمہ حنا پرویز بٹ!

تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مریدکے کی
گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا جانا

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان" مورخہ 29۔ دسمبر 2019 کی خبر کے مطابق تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مریدکے کی گائنی وارڈ میں ایمرجنسی مریضوں کا داخلہ ممنوع قرار دیا گیا۔ سحرش نامی خاتون کو رات کے پچھلے پہر ایمرجنسی طور پر ڈیلیوری کے سلسلہ میں تحصیل ہیڈکوارٹر ہسپتال مریدکے میں لایا گیا مگر گائنی وارڈ کے عملہ نے اسے ٹریٹمنٹ دینے سے انکار کرتے ہوئے حاملہ

خاتون کولاہور لے جانے کا کہہ دیا۔ متاثرہ خاتون نے لیبر روم کے باہر ہی فرش پر بچے کو جنم دے دیا۔ عملہ نے افراتفری میں زچہ کو اور بچہ کو منت سماجت کر کے گھر بھیج دیا۔ ہسپتال انتظامیہ نے صرف پہلے سے رجسٹرڈ شدہ مریضوں کے لئے ہی ڈلیوری کیسز کے لئے ہسپتال آنے کا خود ساختہ قانون لاگو کیا ہوا ہے جس کے باعث دیگر مریضوں کولاہور جانے کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اس خبر سے مرید کے کی عوام میں شدید تشویش اور غم وغصہ پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر General Discussion ہے۔ جی، ہم General debate پر آتے ہیں۔ سردار اویس احمد خان لغاری!

مسئلہ کشمیر، پرائس کنٹرول اور لاء اینڈ آرڈر پر بحث

(۔۔۔جاری)

سردار اویس احمد خان لغاری:

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب سپیکر! بہت مہربانی۔ تین اہم مسائل ہماری requisition پر discussion کے اندر آئے قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف نے بھی تفصیل سے اس کے اوپر بات چیت کی اور بھی speakers نے اس پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آج اسمبلی کے حالات دیکھ

کر ایک مشہور political philosopher دنیا کی تاریخ کے اندر گزرا ہے جس کا نام سقراط ہے انگریزی میں اُس کے نام کو Socrates کہتے ہیں۔ اُس نے ایک بڑی interesting بات کی تھی اور ریکارڈ کا حصہ ہے کہ برداشت معاشرے کی روح ہوتی ہے اور جب برداشت معاشرے کے اندر کم ہو جائے تو باقاعدہ اُس معاشرے کے اندر مکالمہ کم ہو جاتا ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں پچھلے ایک ڈیڑھ سال سے journalists سے لے کر سیاستدانوں کے حالات کو جو بولتا ہے، باتیں کرتا ہے اُس کو کتنی زبردست قسم کی سنسر شپ کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب یہ مکالمہ کم ہو جاتا ہے تو باقاعدہ معاشرے میں وحشت بڑھ جاتی ہے اور یہ جو ہم آج کل environment دیکھ رہے ہیں۔ ابھی آپ کے سامنے کچھ دیر پہلے ہوا یہ ایک وحشت کی environment تھی جو کہ ہمیں کسی بھی صورت میں بطور سیاستدان اور لوگوں کے representative کے قبول نہیں کرنی چاہئے اور اس سے جتنا دور رہیں برداشت کے مطابق کرنی چاہئے یاد رکھیں کہ جمہوریت اس بات کو نہیں کہتے کہ آپ جو سننا چاہتے ہیں سنیں۔ جمہوریت اس چیز کا نام ہے جو عوام آپ کو سنانا چاہتی ہے اُس کو سننے کی برداشت پیدا کریں اور اُس کے اوپر باقاعدہ عوام کی بہتری کے لئے پالیسز بنائیں۔

جناب سپیکر! کشمیر میں ہمارے مسلمان نوجوانوں، خواتین اور بچوں کا خون ابھی تک بہہ رہا ہے۔ آج تقریباً مقبوضہ کشمیر کے اندر کرفیو کا 173 واں دن ہے سکول بند ہیں، ہسپتال بند ہیں، کاروبار بند ہیں، سڑکیں بند ہیں اور انٹرنیٹ بند ہے۔ آپ سوچ سکتے ہیں کہ آج اگر پاکستان کے نوجوانوں کے لئے انٹرنیٹ دو دنوں کے لئے بند کیا جائے تو پاکستان کے نوجوانوں کا کیا حال ہو جائے گا۔ وہاں زندگی سسک رہی ہے، کشمیر کے اندر مائیں، بہنیں، بیٹیاں چیخ و پکار کر رہی ہیں۔ ہم کیا کر رہے ہیں، ہم کچھ نہیں کر رہے ہیں، نشستن گفتن برخاستن ہمارے وزیراعظم جاتے ہیں اقوام متحدہ میں تقریر کرتے ہیں اُس کو ورلڈ کپ کی طرح کی ایک کامیابی قرار دیا جاتا ہے رزلٹ زیرو۔

جناب سپیکر! وزیراعظم صدر ٹرمپ کے ساتھ ملاقاتیں کرتے ہیں نشستیں لگتی ہیں، ہمارے خارجہ امور کے وزیر جاتے ہیں ہمارے وزیراعظم ٹرمپ کے ساتھ گفتگو کرتے ہیں، ٹرمپ پاکستان کو اور خاص طور پر جناب عمران خان کو اپنا بہترین دوست قرار دیتے ہیں رزلٹ کشمیر کے اینگل سے زیرو۔ ہمارے خارجہ امور کے اوپر ناکامیاں پاکستان کو آج ذلیل کر چکی ہوئی ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk سردار اویس احمد خان لغاری! آپ بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! تین پاکستان کے اہم دوست اسلامی ممالک ملائشیا، ترکی اور ایران یہ تین وہ ملک ہیں جنہوں نے ہندوستان کے اس کالے قانون اور آئین کے اندر ترمیم کے اگلے دن بغیر کسی شرط کے پاکستان کی اور کشمیری عوام کی حمایت کے اندر احتجاجی طور پر بیانات دیئے اوراپنے اپنے ملک کا اُس کے اوپر سخت احتجاج نوٹ کروایا۔ ہم نے کیا کیا Kuala Lumpur Summit میں جانے کا وعدہ کرنے کے بعد اُس سے retract کیا اور پاکستان کے اوپر، اس کی خارجہ پالیسی پر یہ جو کالک تھی اُس کو پاکستان کے اوپر ایسا لگایا کہ وہ ہمیں اُتارتے اُتارتے دہائیاں لگ جائیں گی آپ کی اُن ممالک کے ساتھ relationship خراب ہوئی۔

جناب سپیکر! ہر جمعتہ المبارک کو آدھا گھنٹہ احتجاج کرنے کا اعلان حکومت نے کیا، اپوزیشن نے ساتھ دیا حکومت کا وہ آدھے گھنٹے کا احتجاج، کیونکہ آج جمعتہ المبارک ہے آج کشمیر کے اوپر حکومت کا، جناب عمران خان کا اعلان کردہ احتجاج ہے؟ آج کہیں لوگ باہر نکل رہے ہیں؟ کتنے جمعے ہم نے احتجاج کیا؟ آپ اس قسم کی باتیں کرکے اُس کو continue نہ رکھ سکے کیونکہ آپ کے اندر کسی چیز کو continue رکھنے کا stamina نہیں ہے یہ لوگ اس طرح کرکے کشمیریوں کے زخموں پر نمک چھڑکتے ہیں۔ President Trump کا ایک مشیر ہے جو ہمارے وزیراعظم کا قریبی دوست بھی مانا جاتا ہے اُس کی باقاعدہ انٹرویوز کے اندر statement آئی ہے وہ کہتا ہے کہ:

"مدینہ کی ریاست بنانے کا دعویدار عمران خان کشمیر کے مسئلے پر بھارت کے سامنے لیٹ چکے ہیں۔"

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا یہ President Trump کا قریبی مشیر کہتا ہے یہ on the record ہے اُس کی باقاعدہ ایک statement ہے ہم لوگ آج بھی یہ state کر رہے ہیں کل بھی کرتے تھے اور آئندہ کرتے رہیں گے کہ اس دور کے اندر یہ ریکارڈ کا حصہ ہے چاہئے بحث کریں نہ کریں یہ ریکارڈ کا حصہ ہے کہ ہماری 2018 کے الیکشن کے نتیجے میں بننے والی پی ٹی آئی کی وفاقی حکومت کی حکمرانی کے دوران پاکستان ہندوستان کو resist نہیں کرسکا اور پوری انٹرنیشنل کمیونٹی کو جگا اور اپنے ساتھ ملا نہیں سکا اور انڈیا اس قانون کے ذریعے جو کام 72 سالوں میں نہ کرسکا

وہ کر دکھایا۔ ہم بطور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے کشمیری بھائیوں اور بہنوں کے ساتھ تھے، ہیں اور انشاءاللہ رہیں گے اور اس جدوجہد کو جاری بھی رکھیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکومت سے خدارا یہ اپیل ہے کہ کم از کم اور کچھ نہیں ہوتا اور ٹرمپ کے ساتھ discussion میں کوئی رزلٹ نہیں نکلتا، United Nations کی ورلڈ کپ جیتنے والی تقریروں میں کچھ نہیں ملتا تو کم از کم جمعے کے جمعے حکومتی لیول پر آدھ گھنٹے کے لئے احتجاج کو جاری رکھ لیں تاکہ state of Pakistan تو کم از کم اس چیز کو بار بار represent کر سکے۔ اس احتجاج کو جو کہ آپ کی حکومت بھول چکی ہے اس کو لوگوں کے ذریعے ہی جاری رکھ لیں۔

جناب سپیکر! مہنگائی کی طرف آ جائیں۔ وزیراعظم پاکستان کا گھر دو افراد پر مشتمل ہے اور ان کا دو لاکھ روپے تنخواہ پر گزارہ نہیں ہوتا یہ ان کی اپنی باقاعدہ statement ہے تو یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ یہ وہ خود کہہ رہے ہیں کہ میرا گزارہ مشکل سے ہو رہا ہے تو یہ وہ تلخ حقیقت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ نے وزیراعظم کے اپنے منہ سے نکلوائی اس کے بعد کیا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حکمرانوں کو یہ حقیقت بولنے کی استطاعت تو فرمائی لیکن وہ اس کو سمجھ نہیں پا رہے۔ پاکستان میں مہنگائی کا صرف رونا ہی نہیں رویا جا رہا بلکہ باقاعدہ لوگوں کی چیخیں نکل رہی ہیں اور لوگ حکمرانوں کو اپنی چیخوں کے ذریعے بتا رہے ہیں لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا۔ ایک کروڑ نوکریوں اور پچاس لاکھ گھروں سے بات اب قبرستانوں تک جا پہنچی ہے۔ وزیراعظم پاکستان اور وزیراعلیٰ پنجاب یہ بات سن لیں کہ ان کو اگر اپنی قبر میں سکون چاہئے تو ان کو اپنی حکمرانی کے دوران مخلوق خدا کو سکون دینا پڑے گا۔ یہ بے سکونی کا ماحول ان کی دین و دنیا اور آخرت کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔ تبدیلی سرکار نے غریب آدمی کے لئے روٹی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بنا دی ہے۔ ایوبی دور حکومت میں حبیب جالب نے کچھ کہا تھا وہ ذرا سن لیں۔ -/20 روپے من ہے آٹا اس پر بھی ہے سناٹا ایوب خان زندہ باد۔

جناب سپیکر! آج کی حالت یہ ہے کہ -/70 روپے کلو ہے آٹا اس پر بھی ہے سناٹا۔ عمران خان زندہ باد

جناب سپیکر! وسیم اکرم پلس کل ڈیرہ غازی تشریف لے گئے اور انہوں نے باقاعدہ بیان دیا کہ پنجاب میں آٹے کا بحران مصنوعی ہے۔ چلیں ہم وسیم اکرم پلس کی بات مان لیتے ہیں چاہے آپ کی افسر شاہی، ایم پی ایز مانیں یا نہ مانیں ہم مان لیتے ہیں اور مان لیا کہ انہوں نے یہ درست بات کہی ہے۔

جناب سپیکر! ہمارا مطالبہ یہی ہے کہ اگر یہ مصنوعی بحران ہے تو یہ کس طرح سے پیدا کیا گیا یہ گندم پہلے بیرون ملک کس حکومت نے بھیجی، پھر وہاں سے کس حکومت نے آج اس گندم کو امپورٹ کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟ آپ کی ports and shipping کا وزیر خود یہ بات پرسوں ٹی وی پر آکر کر تا ہے کہ اگر آج لائن آف کنٹرول کھولو گے تو یہ تقریباً مارچ میں جا کر گندم آپ کے پاس پہنچے گی تو مارچ میں تو نئی فصل آرہی ہو گی اس طرح تو آپ نے سندھ، پنجاب اور جنوبی پنجاب کے زمینداروں سے سستی گندم خرید کر ان کی جڑ مارنی ہے تو یہ کس قسم کی policies بنائی جارہی ہیں؟

جناب سپیکر! میں آج اس on the floor of the House پر کھڑا ہو کر چیف جسٹس صاحب سے یہ ڈیمانڈ اور اپیل کرتا ہوں کہ براہ مہربانی جو رِٹ آٹے کے بحران کے متعلق دائر ہوئی ہے اس پر جلد از جلد فیصلہ فرماتے ہوئے حکم صادر فرمائیں۔ آٹے کے بعد چینی کی بسم اللہ ہو گئی ہے۔ اسی on the floor of the House میں نے آپ کی مہربانی سے اپنی budget speech میں باقاعدہ شوگر مافیا اور شوگر ملز کا زمینداروں کے خلاف استحصال کی بات کی تھی تو اس وقت آپ ہی اس Chair پر تشریف فرما تھے۔

جناب سپیکر! میں نے یہ بھی کہا تھا کہ زمینداروں سے یہ لوگ سستا گنا خریدتے ہیں اس کے باوجود ہمارے مزدور consumers کو مہنگی چینی ملتی ہے۔

جناب سپیکر! کیا آپ کو آج اس چیز کی مثال سامنے دکھائی نہیں دے رہی؟ یہ جو نئی بات شروع کی ہوئی ہے کہ پہلے یہ ہمیں چور چور کہتے تھے اب اور ایک نیا لفظ مافیا، مافیا شروع کر دیا ہے کیونکہ وہ چور چور کہہ کر تھک گئے اور اب مافیا مافیا پر آگئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں صرف چار منٹ مزید بات کروں گا۔ I am very grateful to you.

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! جی، بات کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! حضرت علیؓ کا ایک بہت غور طلب قول ہے۔ "جس انسان کی جان نکل جائے وہ زندہ نہیں رہتا لیکن جس انسان سے احساس نکل جائے وہ انسان ہی نہیں رہتا" آج کل کے حکمرانوں کی تقریباً یہی مثال ہے کہ ان میں احساس ہی نہیں ہے۔ بجلی، روٹی، گیس، سبزی، تیل، دودھ اور جوتا تک مہنگا ہو گیا ہے اور وہ بوٹ بھی مہنگا ہو گیا ہے جو کہ آپ کے وزیر دکھاتے ہیں اور علاج بھی مہنگا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری سو باتوں کی ایک بات ہے کہ جینا بھی مہنگا ہو گیا ہے اور آج مرنا بھی مہنگا ہو گیا ہے بلکہ ان ظالم حکمرانوں نے دنیا تو چھوڑیں دین کو بھی مہنگا کر دیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ حج ڈیڑھ لاکھ روپے مہنگا کرنے کی proposal دے رہے ہیں۔ دنیا تو چھوڑیں انہوں نے اسلام کے ایک فرض کو بھی مہنگا کر دیا ہے۔ ہمارے میاں محمد نواز شریف کے دور میں ہر چیز پر سبسڈی دی جاتی تھی۔ ہمارے دور میں حج، بجلی، کھاد اور دوائیوں پر سبسڈی دی جاتی تھی گویا عوام کا پیسا عوام پر ہی لگ رہا تھا۔ موجودہ حکومت 10 ہزار ارب ڈالر قرضہ لینے کے بعد کس پر لگا رہی ہے یہ تو ہمیں بتائیں؟ وہ وقت قریب ہے کہ آپ لوگ خود چیخ رہے ہوں گے اور کوئی سننے والا نہیں ہو گا۔ عمران خان نیازی نے -/8 روپے فی یونٹ پر بجلی کا بل دکھا کر کہا تھا کہ اس بل کو آگ لگا دیں تو کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم آج -/19 روپے فی یونٹ بجلی کے بل پر آپ کے بجلی کے کھمبے ہی اکھاڑ دیں، کیا آپ اس بات کی اجازت دیں گے اور کیا آپ معاشرے میں بالکل انارکی create کر سکتے ہیں، نہیں، تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ اس کا حل کیا ہے؟ بے روزگاری کی وجہ سے پچھلے ڈیڑھ سال میں چار کروڑ بچے سکولوں میں داخلہ نہیں لے سکے۔

جناب سپیکر! کیا آپ کو معلوم ہے کہ خودکشیوں کی تعداد بڑھ گئی ہے۔ خدا کے واسطے عوام پر رحم کرو۔ صوبہ پنجاب میں جناب عمران خان نے ایک experiment کی طرح عوام کی جڑ نکالی ہے کبھی ایک experiment ہو رہا ہے تو کبھی دوسرا ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! کبھی وزیر اعلیٰ بے چارے کو شروع میں بااختیار کرتے ہو پھر اس سے اختیار چھین لیتے ہو تو یہ اس ایوان کی توہین ہے۔ ان کے اپنے گورنر نے کل بیان دیا ہے کہ اس وقت تمام اختیارات چیف سیکرٹری اور آئی جی کے پاس ہیں۔ یہ ایوان وزیر اعلیٰ بناتا ہے اور اس ایوان کے ایک ایک ایم پی اے کی عزت ہے اوراس کی اتھارٹی کی وجہ سے وزیر اعلیٰ بنتا ہے تو تمام اختیارات چیف سیکرٹریز اور آئی جیز کو دینے والے عمران خان کون ہوتے ہیں؟ یہ political satireہے ہم ایوان اور لوگوں کےrepresentatives کا حق ہے کہ ہم لوگ حکومت کریں اور ہم لوگ ہی بیوروکریسی کوpolicies دیں۔

جناب سپیکر! آج پورے صوبے میں جو اتنی بے چینی چھائی ہوئی ہے اس پر آپ لوگ کب تک experiment کرتے رہیں گے تو خدا کے واسطے ان experiments کو آپ چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اویس احمد خان لغاری! آپ اپنی تقریر کو wind up کریں۔

سردار اویس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں اور میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آخر میں صرف ایک دانشور کا قول سن لیں اور یہ ایوان اس کو سمجھے۔

بڑا ہی جان لیوا ہے یہ اہم ہونے کا وہم ہونا

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب محترمہ شمیم آفتاب اپنی بات کریں۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب جناب بلال یٰسین اپنی بات کریں۔

جناب بلال یٰسین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ کل قائد حزب اختلاف نے بات کی بعد میں پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر نے بات کی اور آج سردار اویس احمد خان لغاری نے بات کی ہے۔ مجھے اندازہ ہے کہ ٹائم بھی کم ہے اور جمعہ کی نماز کا وقت بھی ہونے والا ہے۔

جناب سپیکر! میری کوشش ہو گی کہ میں باتیں repeat نہ کروں، چونکہ میں پچھلے پانچ سال فوڈ منسٹر رہا اور ساتھ ہی ساتھ سب کمیٹی کیبنٹ میں تمام منسٹریز کا notified Chairman بھی میں تھا جس میں انڈسٹری، زراعت اور لائیو سٹاک بھی تھی۔

جناب سپیکر!ان میں میرا جو تجربہ رہا میں اس حوالے سے بات کروں گا۔ میں سیاست کے لئے نہیں بلکہ اپنیnational duty performکرنے کے لئے آپ کے ساتھ اپنا تجربہ shareکروں گا۔ میں نے کل سے دونوں اطراف سے باتیں سنیں، ابھی بھی یہاں بات ہوئی کہ blame gameبنتی ہے کہ پاسکو نے سندھ کو جو گندم دینا تھی وہ سندھ نے نہیں لی۔

جناب سپیکر! میںon recordکہتا ہوں کہ پچھلی گورنمنٹ میں خیبر پختونخوا میں پی ٹی آئی کی گورنمنٹ تھی تو میرے دستخطوں سے ہم لاکھوں ٹن گندم انہیں دیتے رہے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ تھوڑی سی تصدیق کر لیا کریں لیکن یہاں تو جو منہ میں آتا ہے اس ایوان میں بولتے ہیں، گالی آتی ہے تو وہ بولتے ہیں اور جھوٹ آتا ہے تو وہ بولتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں عرصہ دراز سے اس ہاؤس کا ممبر ہوں اور میں آپ کے ساتھ قومی اسمبلی میں بھی ممبر رہا۔

جناب سپیکر!میں یہ سوچنے پر مجبور ہوں کہ جب ہم بچپن میں یہاں پر آتے تو سمجھتے تھے کہ یہاں پر وضو کر کے آنا ہے اور حلف کے ساتھ بات کرنی ہے مگر یہاں پر توaltogether oppositeچل رہا ہے۔ جو جتنا اچھا جھوٹ بولتا ہے اسے کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔ ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہاں پر جو بات ہو گی وہ عوام کی بات ہو گی اور منہ سے جو الفاظ نکلیں گے وہ پورے ہوں گے مگر آج یہاں پر بالکل ایسا نہیں ہے، تقریریں ہوتی ہیں بڑے سے بڑا بندہ اپنی مہارت دکھاتا ہے لیکن رزلٹ صفر نکلتا ہے اس لئے میں تنقید کی بجائے کچھ تجاویز دینا چاہتا ہوں یہ بھی اس لئے نہیں کہ مجھے دوسری طرف والوں سے بہت زیادہ پیار ہے بلکہ اس لئے کہ مجھے اس ایوان نے بڑی عزت دی ہے اور میں بار بار اس کا ممبر بنا ہوں تو میرا فرض بنتا ہے کہ میں کچھ باتیں بتاؤں۔

جناب سپیکر! حکومتی لوگ کہتے ہیں کہ crisisہے ہی نہیں، ہم لوگ کہہ رہے ہیں کہ crisisہے، عوام چیخ رہی ہے کہ crisisموجود ہے، وفاق میں بیٹھے کچھ مسخرے لوگ کہتے ہیں کہ نومبر دسمبر میں لوگ آٹا زیادہ کھاتے ہیں روٹی زیادہ کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سچ ہے۔ جنوری میں شوگر crisisسامنے آگیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جنوری میں شوگر زیادہ کھائی جاتی ہے۔ پڑوس میں جو گورنر بیٹھے ہیں وہ کہتے ہیں کہ خرابی تو موجود ہےin short crisisتو موجود ہے اگر crisisنہیں تو پھر کس چیز کے ایکشن ہو رہے ہیں، وزیراعظم کس چیز کی کمیٹیاں بنا رہے ہیں، کس

چیز کے ٹرک کبھی ہمارے prominent لوگوں کے سامنے لگائے جا رہے ہیں، کیوں ہماری گلی محلوں میں ڈی سی گھوم رہے ہیں اور ٹرکس پوائنٹ پر کھڑے ہو رہے ہیں؟ Meaning Thereby کہ یہاں crisis موجود ہے۔

جناب سپیکر! یہ ذمہ داری کس کی ہے اور یہ کیا ہوا ہے؟ میں یہ باتیں کر کے ٹائم بچاتے ہوئے آپ سے اجازت چاہوں گا۔

جناب سپیکر! فوڈ ڈیپارٹمنٹ کا قطعی یہ کام نہیں کہ یہ گندم grow کرے اور آٹا بنائے، اس کا قطعی یہ کام نہیں کہ شوگر کین grow کرے اور چینی بنا کر دے بلکہ اس کا کام تو صرف مینجمنٹ کرنا ہے چونکہ اس ناچیز نے پانچ سال یہ ڈیوٹی کی ہے اس لئے دل تڑپتا ہے کہ یہاں پر ہو کیا رہا ہے؟ ہمیں تو سمجھ ہی نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! میں تنقید کے لئے نہیں کہہ رہا یہ اتنا serious subject ہے اور یہاں پر آپ حال دیکھیں کہ concerned minister کہاں ہیں؟

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ عرصہ دراز سے یہاں بیٹھ رہے ہیں کبھی سارے وزیر نہیں بیٹھتے مگر جو concerned topic ہوتا ہے اس کے وزیر تو یہاں پر موجود ہوتے ہیں۔ چلیں وزیروں کو چھوڑیں ذرا گیلری تو دیکھیں۔ یہ کام کس نے کرنا ہے؟ کیا یہاں پر صرف گلے کی رفتار دکھانی ہے کہ کون کتنے بہتر طریقے سے بات کر سکتا ہے تو ہم اس کے لئے بھی حاضر ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ لگ یہی رہا ہے کہ صرف ہماری تقریر کی race کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہونا، مگر ایک روایت موجود ہے کہ یہ چیز ریکارڈ پر رہ جاتی ہے چلیں ریکارڈ پر آنے کے لئے ہی سہی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب مینجمنٹ ٹھیک نہیں ہوئی تو اس کی ذمہ داری کسی پر تو fix ہونی ہے۔ لوگ یہ سوال تو پوچھیں گے کہ جب ہم لوگ گئے تو صوبہ surplus میں تھا پھر دوسرے دوست کہتے ہیں کہ پیپلز پارٹی کے دور میں export ہوتی رہی ہے اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں بھی export ہوتی رہی ہے۔

جناب سپیکر! جی، بالکل ہوتی رہی ہے مگر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے دور میں خاص طور پر اور پیپلز پارٹی کے دور میں کبھی یہ نہیں سنا کہ اس طرح ہو گیا ہو کہ اکتوبر 2019 میں آپ کی گندم کو export کر دیا جاتا ہے اور اس پر اربوں روپے کی rebate آتی ہے اور تین مہینے کے بعد آپ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم import کر رہے ہیں اور جواب یہ آتا ہے جو میں نے کل سے سنا ہے کہ جناب تین لاکھ میٹرک ٹن ہے لیکن ہم نے import چالیس لاکھ میٹرک ٹن کرنی ہے۔ چالیس لاکھ میٹرک ٹن تو حکومت پنجاب کی procurement ہوتی ہے اور growing تو 100 لاکھ میٹرک ٹن سے زیادہ کی ہوتی ہے۔ یہ ایک support price ہوتی ہے جو صرف ان دو crops پر دی جاتی ہے تاکہ کسان رُل نہ جائے۔ آج تک کبھی بھی کسی گورنمنٹ نے ساری کی ساری گندم نہیں اُٹھائی۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ اگر ہم اس کا جواب نہیں نکالتے تو یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اس ہاؤس میں بیٹھنے کا مقصد کیا ہے؟ اگر یہ Chair جس پر آپ براجمان ہیں اگر یہ Chair آج یہ آرڈر پاس نہیں کرتی تو پھر یہ صرف نشستن، گفتن، برخاستن کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ وہ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم جو import ہو رہی ہے جس پر قیمتی زرمبادلہ لگ رہا ہے اسے تو یہ ہاؤس ایک آواز ہو کر روکے۔ ابھی سردار اویس احمد خان لغاری نے بالکل ٹھیک کہا۔

جناب سپیکر! میں پھر کہہ رہا ہوں کہ میں کوئی عقل کی بنیاد پر بات نہیں کر رہا مگر میں بڑا رُلا ہوا ہوں، میرا تجربہ موجود ہے کہ humanely possible نہیں، جب آپ نے shipment کرانی ہے تو آپ کی shipment کے لوگ تین لاکھ میٹرک ٹن گندم ایک مہینے کے اندر unload ہی نہیں کر سکتے چونکہ آپ کی capacity ہی نہیں ہے کہ آپ اس کی shipment کروالیں۔ چلیں اگر capacity ہے بھی تو پھر کیوں کروا رہے ہیں؟ شاید میں اپنی بات سمجھا سکا ہوں کہ نہیں آپ کم از کم یہاں سے یہ رولنگ دیں کہ اسے روکا جائے۔ اگر آپ کے پاس surplus گندم موجود ہے تو یہ کس لئے منگوائی جا رہی ہے۔ اگر surplus گندم موجود ہے تو پھر بھی ہم fault پر ہیں اور اگر نہیں موجود پھر تو double fault ہے۔

جناب سپیکر! ٹائم کی قلت کی وجہ سے میں اسے جلدی سے wind up کرتا ہوں۔ اس کے بعد شوگر crisis آتا ہے۔ ہم یہاں پر کہہ رہے ہیں کہ شوگر crisis آنے والا ہے۔ میرا یہ کہنا ہے کہ پچھلے اڑھائی سے تین مہینوں میں -/25 سے -/30 روپے فی کلو پر increase ہے۔

جناب سپیکر! میں پھر کہتا ہوں کہ پچھلے اڑھائی سے تین مہینے میں -/25 سے -/30 روپے فی کلو پر increase ہے۔ اس کا آسان زبان میں یہ مطلب نکلتا ہے کہ پاکستان میں بیس بائیس کروڑ بسنے والے لوگوں کو یہ ٹیکہ ہے اور ہر بندے کو فی کلو کے پیچھے -/20 سے -/25 روپے کا ٹیکہ ہے۔ یہ کیوں ہے اور اس پر کون سی میٹنگ ہوئی؟ جو سامنے وزیر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں ان سے بھائیوں سے بھی زیادہ تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں ٹیلیویژن پر منسٹر انڈسٹری کی بڑی باتیں سنتا ہوں ان کے ساتھ دوستی ہے بیس سال پرانا تعلق بھی ہے۔ یہ ان کی domain میں آتی ہے اگر وہ ہوتے تو ان سے پوچھتا کہ کون سی میٹنگ ہوئی ہے اور ذرا مجھے بتائیں کہ میٹنگ ہوئی کس کے ساتھ ہے؟

جناب سپیکر! کل جب جناب پرویز الٰہی Chair پر موجود تھے تو میں ان سے سوال کرنا چاہتا تھا کہ جو وزراء بیٹھے ہیں کیا انہوں نے اس crisis میں پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن کے عہدیداران کی شکل بھی دیکھی ہے؟

جناب سپیکر! میں اپنی بات دوبارہ repeat کر رہا ہوں کہ میں عقل کی بنیاد پر بات نہیں کر رہا بلکہ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر! میرا کوئی بھائی بتائے تو میں یقین کر لوں گا کہ انہوں نے پاکستان شوگر ملز ایسوسی ایشن (PSMA) کے عہدیداران، مل مالکان کی شکل بھی دیکھی ہے کہ وہ کون لوگ ہیں۔ وہ اتنی مضبوط ایسوسی ایشن ہے کہ وہ وزیر کو تو کسی کھاتے میں بھی نہیں رکھتی۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے کہا ہے کہ میں سیاست کے لئے بات نہیں کر رہا بلکہ میں national duty perform کرنے کے لئے بات کر رہا ہوں۔ انتہائی قابل احترام رانا ثناء اللہ یہاں پر موجود نہیں بلکہ وہ قومی اسمبلی کے ممبر ہیں ہمیں یہ اعزاز حاصل ہے کہ میں اور رانا ثناء اللہ رات بارہ بارہ بجے انہیں گھروں سے اُٹھوا کر 7۔ کلب پر میٹنگ کرتے تھے۔ یہاں سے 7۔ کلب کا راستہ پانچ منٹ کا travel time ہے، پانچ منٹ بھی چھوڑیں ٹیلیفون موجود ہے آپ سٹاف سے

کہیں کہ کوئی ایک فوٹو گراف ہی منگوا لیں جس میں PSMA کے ساتھ میٹنگ کی ہو جس میں میرے یہ عزت دار بھائی، یہ معزز وزراء بیٹھے ہوں یا وزیر اعلیٰ بیٹھے ہوں تو میں اپنے آپ کو یہیں پر غلط تسلیم کر لوں گا۔ اچھا اگر میٹنگ ہوئی بھی ہے تو اس کا رزلٹ کیا نکلا اور کتنے visits ہوئے؟ تین مہینوں میں ایک کلو چینی کے پیچھے -/25 سے -/30 روپے کی increase ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب مجھے یہی بتا دیں کہ کون سے ضلع میں کون کون سی مل ہے۔ ہم یہاں پر گلی محلوں کی لڑائی لے کر بیٹھ جاتے ہیں لیکن اصل topic پر نہیں آتے۔ کس نے روکا ہے اور کس نے کہا ہے کہ یہ ملک کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہو رہا ہے لیکن یہاں پر کیا باتیں ہوتی ہیں؟

جناب سپیکر! اگر میں سیاست پر آؤں گا تو پھر میرے یہ دوست کہیں گے کہ پولیٹیکل point scoring ہو رہی ہے۔ عمران خان Switzerland جاتے ہیں اور بڑے فخر کے ساتھ کہتے ہیں کہ میں اپنے دوست اکرام سہگل کے خرچے پر یہاں پر آیا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر کہتا ہوں کہ یہ خرچہ ہم سے لے لیں لیکن خدا کے واسطے غریب آدمی کو اس مہنگائی کے عذاب سے نجات دلوائیں۔ غریب لوگوں پر اربوں روپے کا بوجھ ڈالا جا رہا ہے اور دو، چار، پانچ یا دس لاکھ کے لئے کہہ رہے ہیں کہ میں Switzerland اپنے دوست کے خرچے پر جاتا ہوں۔ ہماری حکومت اور اس موجودہ حکومت میں یہی فرق ہے اور لوگ اس difference کو دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں اُس دن سے ڈرنا چاہئے جب ان بڑے بڑے strong pillars یعنی ان مقدس ایوانوں کی وُقعت ختم ہو جائے۔ آج جب آپ اپنے آپ کو introduce کرواتے ہیں کہ میں وزیر ہوں یا سیاستدان ہوں تو لوگ آپ کا اثر نہیں لیتے۔

(اذان جمعتہ المبارک)

جناب سپیکر! مجھے اندازہ ہے کہ جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہونے والا ہے اس لئے میں اپنی بات ایک یا دو منٹ میں مکمل کر لوں گا۔ اس وقت ملک اور صوبہ پنجاب میں آٹے کا بحران ہے اور اس حوالے سے میں اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق کچھ عرض کروں گا۔ اللہ کرے کہ میرے حزب اقتدار کے دوستوں کو میری بات سمجھ آ جائے اور وہ اسے اپنی national duty سمجھتے ہوئے اس

مسئلہ کو address کر لیں۔ حکومت کی طرف سے فلور ملوں کو subsidized کوٹا کے طور پر اربوں روپے کی گندم مہیا کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے کل سُنا ہے کہ میرے فاضل دوست وزیر انڈسٹریز کہہ رہے تھے کہ میں نے 7۔ارب روپے کی بچت کی ہے جبکہ پچھلی حکومت میں 9۔ارب روپے کی سبسڈی دی جاتی تھی۔ مہربانی کر کے ریکارڈ کو correct کروائیں کیونکہ ایسا بالکل نہیں ہے۔ اگر ایوان میں کسی معزز ممبر کی طرف سے slip of tongue ہو جائے تو اسے حذف کروانا آپ اپنا فرض سمجھتے ہیں لیکن اگر یہاں پر کوئی معزز ممبر جُھوٹ بول رہا ہو تو اسے آپ حذف نہیں کرواتے، تو فائدہ کیا ہوا؟ یہ غلط ہے۔

جناب سپیکر! میں ذمہ داری کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ہماری حکومت میں 9۔ارب روپے کی سبسڈی نہیں دی جاتی تھی۔ میں پانچ سال خود وزیر خوراک رہا ہوں۔ اس سے پہلے جب میں آپ کے ساتھ قومی اسمبلی اسلام آباد میں تھا تو اُس وقت بھی میری یہی ذمہ داری ہوتی تھی۔ ان پانچ سالوں میں بھی بطور ایم این اے میں پورے رمضان میں monitoring کا انچارج ہوتا تھا اس لئے مجھے معلوم ہے کہ کسی جگہ پر بھی 9۔ارب روپے کی سبسڈی نہیں دی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! آٹے کا بحران کیوں پیدا ہوا؟ بدقسمتی سے اس بحران کی ایک وجہ mismanagement ہے۔

جناب سپیکر! میں بار بار کہہ رہا ہوں کہ mismanagement کی وجہ سے آٹے کا بحران پیدا ہوا ہے۔ جب آپ کی چھ سات لاکھ میٹرک ٹن گندم feed بنانے والوں کو چلی گئی تو پھر سوال تو اُٹھیں گے۔ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی تاریخ میں کبھی گندم feed بنانے والوں کو نہیں گئی۔ اگر آٹے کا بحران پیدا نہ ہوتا تو پھر یہ معاملہ دَب جاتا تھا لیکن اب چونکہ crisis آگیا ہے تو یہ سوال پیچھا نہیں چھوڑیں گے۔ چھ سے سات لاکھ میٹرک ٹن گندم feed بنانے والوں کو دے دی گئی اور اس بحران کی ایک وجہ یہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری وجہ mismanagement ہے جس کا میں متعدد مرتبہ ذکر کر چکا ہوں۔ پنجاب پاکستان کی food basket ہے۔ ہمارے پچھلے دور حکومت میں جب پی ٹی آئی کے ساتھ ہماری سیاسی جنگ چل رہی تھی تو اُس وقت بھی میرے دستخطوں کے ساتھ خیبر پختونخوا کو پنجاب سے گندم بھجوائی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ صوبہ پنجاب پاکستان کی food basket ہے۔ محکمہ خوراک پنجاب جب گندم کی procurement کرتا ہے تو وہ mentally prepare ہو کر کرتا ہے کہ ہم نے صوبہ سندھ، صوبہ خیبر پختونخوا اور پڑوسی ملک افغانستان کو بھی گندم دینی ہے۔

جناب سپیکر! محکمہ خوراک پہلے mentally اس چیز کے لئے prepare ہوتا ہے تب گندم کی procurement کی جاتی ہے۔ حکومت کے laws آپ کو allow کرتے ہیں کہ فلور ملوں کو گندم کا subsidized کوٹا مہیا کیا جائے۔ اس پر اربوں روپے کی سبسڈی دی جاتی ہے اور وہ صرف اور صرف in the shape of flour ہوتی ہے۔ یہ سبسڈی آٹے کی شکل میں دی جاتی ہے لیکن یہ گندم کی trade نہیں کر سکتے۔ خسرو بختیار جو کہ وفاقی وزیر ہیں، ان کے ساتھ میرا بڑا اچھا تعلق ہے انہوں نے فرمایا ہے کہ روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم چمن کے بارڈر سے سمگل ہو رہی تھی اور اس میں ہماری Law Enforceing Agencies اور محکمہ کسٹم کا عملہ ملوث ہے۔ آپ ابھی کسی ماہر سے اس کی amount نکلوائیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ calculators fail ہو جائیں گے کیونکہ اس کی رقم اربوں روپے میں نکلتی ہے۔ روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم کی سمگلنگ کا مطلب یہ ہے کہ روزانہ اربوں روپے کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ موجودہ حکمران تو نیا پاکستان بنانے کے لئے آئے تھے۔

جناب سپیکر! میں سوچا کرتا تھا کہ شاید ہم نکمے رہ گئے اور ہم کچھ ٹھیک نہیں کر سکے۔ اب عمران خان آیا ہے تو یہ سب کچھ ٹھیک کر دے گا۔ مجھے بتایا جائے کہ کیا ٹھیک ہوا ہے؟ بہت کچھ کہنے کو دل چاہتا ہے لیکن جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہے۔

جناب سپیکر! جناب عمران خان تو خود کہہ رہا ہے کہ دو لاکھ روپے میں میرا گزارہ نہیں ہو رہا تو پھر پاکستان کی غریب عوام کے کیا حالات ہوں گے؟ موجودہ حکمران تو جھونپڑی والے کو بھی روزانہ مہنگائی کا ٹیکہ لگا رہے ہیں جو کہ زیادتی اور ظلم ہے۔ کم از کم اس چیز کو دیکھیں کہ آٹے کے بحران میں کون کون لوگ involved ہیں۔ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم روزانہ سمگل ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! یہ میں نہیں کہہ رہا، میں تو وزیر نہیں ہوں یہ تو ان کا وفاقی وزیر کہہ رہا ہے۔ میں نے بڑی کوشش کی کہ ان کے ساتھ بات کروں۔

جناب سپیکر! میں آج پھر ان سے پوچھنے کی کوشش کروں گا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بتا رہے ہیں کہ چمن کے بارڈر سے روزانہ 40 ہزار میٹرک ٹن گندم کی سمگلنگ ہو رہی ہے۔ پہلے بھی سمگلنگ ہوتی تھی لیکن آٹا جاتا تھا، میں تسلیم کرتا ہوں کہ ہماری فلور ملیں انہی کی وجہ سے چل رہی ہیں کہ وہاں پر آٹا جاتا ہے لیکن یہ in the shape of flour not in the shape of wheat. یہ بہت بڑے blunders ہیں جن کی وجہ سے ملک میں آٹے کا بحران پیدا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں شوگر کے حوالے سے بھی بات کروں گا۔ وزیر صنعت کہہ رہے تھے کہ ہماری شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔ شوگر ملز کے مالکان بہت طاقتور ہیں۔ اربوں روپے میں شوگر مل لگتی ہے۔ ان کے پاس تو بیسیوں employees ہوتے ہیں جو سوٹ ٹائی پہن کر ہماری meetings میں آتے تھے۔ مگر میاں محمد شہباز شریف اس شخص کا نام ہے جس نے کہا تھا کہ اگر ملز مالکان میٹنگ میں نہیں آئیں گے تو میں اسے meeting consider ہی نہیں کروں گا۔ ہمیں تو شوگر ملوں کے gates کے رنگ بھی یاد ہو گئے تھے اور وہ ہمیں دیکھ کر ہاتھ جوڑنا شروع کر دیتے تھے۔

جناب سپیکر! موجودہ حکمران یا وزیر صاحب کہتے ہیں کہ ہماری شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے، ان کی مسٹر کیانی اور مسٹر احسن کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے۔ وہ میرا relative اور دوست ہے۔ ان کی ان کے ساتھ میٹنگ ہوئی ہے اور میں اس کو میٹنگ نہیں کہتا۔ میٹنگ وہ ہوتی ہے جس میں شوگر ملز مالکان موجود ہوں۔ میاں محمد شہباز شریف ہمیشہ شوگر ملز مالکان کے ساتھ میٹنگ کرتا تھا اسی لئے ہم اس کے پیروکار ہیں otherwise ہم نے میاں محمد شہباز شریف کی قبر میں نہیں جانا۔ ہم نے اپنی قبر میں جانا ہے۔ ہم میاں محمد شہباز شریف کے گُن اس لئے گاتے ہیں

کیونکہ اس نے ہمیں بتایا ہے کہ کس طرح سے عوام کی خدمت کی جاتی ہے۔اس وقت میرے بھائی وزیر صنعت موجود نہیں ہیں اس لئے بات کرنے کا مزہ نہیں آئے گا اگر وہ موجود ہوتے تو میں انہیں figures کے ساتھ بتاتا کہ ہم نے کتنی بچت کی ہے اور کس طرح عوام اور کسانوں کی خدمت کی ہے۔ آپ مجھے ایک گھنٹے کا وقت دیں میں ان کے سامنے بیٹھ کر مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ صرف ٹیلیویژن پر بات کر کے سیاست کرنا مناسب نہیں بلکہ عملی طور پر بھی کچھ کر کے دکھائیں۔ ٹیلیویژن پر بات کرنا بڑی اچھی بات ہے،وقت کی ضرورت ہے لیکن practical politics کرنے اور ٹیلیویژن پر بیٹھ کر بڑھکیں مارنے میں بڑا فرق ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں،بڑی مہربانی۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جمعتہ المبارک کی نماز کا وقت ہونے والا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 27۔ جنوری 2020 بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔